سوال

ہمیں علم ہے ک رضاعت کی مدت دو برس ہے؛ لیکن کیا بچے کو دو برس سے زائد دودھ پلانا ممکن ہے، اگر ایسا کرنا جائز ہے تو یہ بتائیں کہ دو سال کے بعد کتنا عرصہ اور دودھ پلایا جاسکتا ہے؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

اللہ سبحانہ و تعالی نے مدت رضاعت یعنی دودھ پلانے کی مدت مکمل دو برس مقرر کرتے ہوئے فرمایا ہے :

اور مائیں اپنی اولاد کو مکمل دو برس دودھ پلائیں، اس کے لیے کہ جو چاہے دودھ کی مدت پوری کرے البقرة (233).

ابن کثیر رحمہ اللہ اس کی تفسیر میں رقمطراز ہیں :

" ماؤں کے لیے اللہ سبحانہ و تعالی کی جانب سے راہنمائی ہے کہ وہ اپنی اولاد کی رضاعت مکمل کریں اور دو برس تک دودھ پلائیں " انتہی

دیکھیں : تفسیر ابن کثیر (634633/1).

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان :

مکمل دو برس اس کے لیے جو مدت رضاعت مکمل کرنا چاہے.

رضاعت مکمل ہونے کی دلیل ہے، اس عرصہ کے بعد خوراک میں سے ایک خوراک ہی شمار ہوگی

دیکھیں : مجموع الفتاوی (63/34).

اور مجلۃ بحوث الاسلامیہ میں درج ذیل عبارت لکھی گئی ہے :

میڈیکل سرچ سے یہ ثابت ہوچکا ہے کہ بچے کی عمر کے پہلے دو برس میں رضاعت بچے کی نشو نما کا اکیلا سبب ہے، اور دو برس کے بعد اکیلی رضاعت بچے کی خوراک نہیں بنتی " انتہی

دیکھیں : مجلۃ البحوث الاسلامیۃ (329/37).

لیکن دو برس کی عمر کے بعد دودھ پلانے میں کوئی حرج نہیں؛ خاص کر جب دودھ پلانے میں بچے کی مصلحت و منفعت اور فائدہ پایا جائے " انتہی

اس لیے دو برس کے بعد دودھ پلاتے رہنے میں کوئی حرج نہیں "

قرطبی رحمہ اللہ کا کہنا ہے :

دو برس سے زائد یا کم دودھ پلانے کا انحصار بچے کے والدین کی رضامندی اور بچے کو نقصان دینے سے اجتناب کرنا ہے " انتہی

تفسیر القرطبی (162/3).

مستقبل فتوی کمیٹی کے علماء کرام کا کہنا ہے :

" تو یہ معلوم ہوا کہ رضاعت میں ہی بچے کی مصلحت و حق ہے، اور اگر بچے کو دودھ چھڑانے میں ضرر و نقصان ہو تو دو برس سے قبل اسے دودھ چھڑانا جائز نہیں ہوگا، چنانچہ اگر مصلحت ہو اور بچے کو ضرر سے دور رکھنا مقصود ہو تو ماں کے لیے دو برس کے بعد بھی بچے کو دودھ پلانا جائز ہے

ابن قیم رحمہ اللہ اپنی کتاب " تحفۃ المودود فی احکام المولود " میں کہتے ہیں :

" ماں کے لیے بچے کو اڑھائی سال سے بھی زیادہ دودھ پلانا جائز ہے " انتہی

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (60/21).

ڈاکٹر وہبہ الزحیلی کی کتاب " الفقہ الاسلامی وادلتہ " میں درج ہے :

" بچہ کمزور ہونے کی بنا پر اگر دو برس کے بعد بھی بچے کو ضرورت کی بنا پر دودھ پلانے میں کوئی حرج نہیں، لیکن اس کے نتیجہ میں حرمت وغیرہ کے احکام مرتب نہیں ہونگے، اور نہ ہی مطلقہ ماں اس کی اجرت حاصل کر سکتی ہے " انتہی

دیکھیں : الفقہ الاسلامی وادلتہ (36/10).

اور " الجوهر النیرة " میں درج ہے :

" الذخیرة " میں رضاعت کی مدت کے تین اوقات درج ہیں : کم از کم، اور درمیانہ اور زیادہ سے زیادہ

کم از کم مدت ڈیڑھ برس ہے، اور درمیانی مدت دو برس اور زیادہ سے زیادہ اڑھائی برس ہیں، اگر دو برس سے کم دودھ پلایا جائے تو یہ کوتاہی نہیں ہوگی، اور اگر دو برس سے زائد مدت گزر جائے تو یہ زیادتی نہیں ہوگی " انتہی

دیکھیں : الجوهر النیرة (27/2).

اس بنا پر دو برس سے زائد دودھ پلانے میں کوئی حرج والی بات نہیں، لیکن اس میں بچے کی مصلحت مد نظر رکھی جائیگی

واللہ اعلم.

الاسلام سوال وجواب